زندہ قوت تھی جہاں میں یہی توحید کبھی

آج کیا ہے؟ فقط اک مسئلہ علمِ کلام

طبعِ مشرق کے لئے موزوں یہی افیون تھی

ورنہ قوالی سے کچھ کمتر نہیں علمِ کلام

تخلیق

جہانِ تازہ کی افکارِ تازہ سے ہے نمود

کہ سنگ و خشت سے ہوتے نہیں جہاں پیدا

خودی میں ڈوبنے والوں کے عزم و ہمت نے

اس آبجو سے کیے بحرِ بے کراں پیدا

وہی زمانے کی گردش پہ غالب آتا ہے

جو ہر نفس سے کرے عمرِ جاوداں پیدا

خودی کی موت سے مشرق کی سرزمینوں میں

ہُوا نہ کوئی خدائی کا رازداں پیدا

ہوائے دشت سے بُوئے رفاقت آتی ہے

عجب نہیں ہے کہ ہوں میرے ہم عناں پیدا

مکرمی! السلام علیکم

ایشیا کے قدیم مذاہب کی طرح اسلام بھی زمانہ حال کی روشنی میں مطالعہ کئے جانے کا محتاج ہے۔ پرانے مفسرین قرآن اور دیگر اسلامی مصنفین نے بڑی خدمت کی ہے۔ مگر ان کی تصانیف میں بہت سی باتیں ایسی ہیں جو جدید دماغ کو اپیل نہ کریں گی۔ میری رائے میں بحیثیت مجموعی زمانہ حال کے مسلمانوں کو امام ابن تیمیہ اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ ان کی کتب زیادہ تر عربی میں ہیں مگر شاہ صاحب موصوف کی حجۃ اللہ البالغہ کا اردو ترجمہ بھی ہو چکا ہے۔ حکماء میں ابن رُشد اس قابل ہے کہ اسے دوبارہ دیکھا جائے۔ علیٰ ہذا القیاس غزالی اور رومی علیہم الرحمۃ مفسرین میں معتزلی نقطۂ خیال سے زمخشری، اشعری نقطۂ خیال سے رازی اور زبان و محاورہ کے اعتبار سے بیضاوی، نئے تعلیم یافتہ مسلمان اگر عربی زبان میں اچھی دستگاہ پیدا کر لیں تو اسلام کے Re-Interpretation میں بڑی مدد دے سکیں گے۔ میں نے اپنی تصانیف میں ایک حد تک یہی کام کرنے کی کوشش کی ہے۔

بنام سید محمد سعید الدین جعفری

۱۴ نومبر ۱۹۲۳ء